

## 137984-اللہ تعالیٰ کی اپنے اوپر کرم نوازی بیان کرنا چاہتا ہے، لیکن حسدین کا خوف لاحق ہے!

سوال

سوال : اللہ کا مجھ پر بہت فضل ہے، کہ اس نے مجھے زندگی میں بہت کامیابیاں عطا فرمائی ہیں، کاروبار، دین، اور مجموعی طور پر پوری زندگی میں مجھے کامیابی ہی ملی ہے، کئی مرتبہ ایسا ہوتا ہے کہ میں اللہ کے فضل سے میرے ساتھ ہونے والے اچھے معاملات لوگوں، اور دوستوں سامنے بیان کرنا چاہتا ہوں لیکن مجھے حسدین کا خوف لاحق ہو جاتا ہے، یہ خوف اس وقت مزید شدت اختیار کر جاتا ہے، جب میں ایسے لوگوں کے سامنے اپنی آسودگی کا ذکر کروں جو خود زبوب حالی کا شکار ہیں، اس لئے مجھے ان سے حسد کا مزید خطرہ لاحق ہو جاتا ہے، اور مجھے یہ بات کرتے ہوئے شرمندگی بھی ہو رہی ہے، لیکن حسد ہماری شریعت حنفیت کی رو سے بھی ثابت شدہ حقیقت ہے، تو کیا اسے ایمان کی کمزوری سمجھا جائے گا؟، اور اگر میں کسی دن صحیح یا شام کے اذکار پڑھنا بھول جاؤں تو پھر کیا حکم ہے؟

پسندیدہ جواب

اول :

یہ بات ذہن نشین کر لیں کہ آپ پر اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا حق ہے کہ آپ ان نعمتوں کا تذکرہ کریں، یہ اللہ تعالیٰ کے احسانات کا اقرار بھی ہے، اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے :

(وَأَنَا بِنَعْمَتِ رَبِّكَ فَهُدِّثُ)

ترجمہ : اور اپنے رب کی نعمتوں کا تذکرہ کریں۔ [النحلی : 11]

ابونذرہ رحمہ اللہ سے منقول ہے کہ : "مسلمانوں کا یہ نظریہ رہا ہے کہ نعمتوں کا شکرانہ ادا کرنے کے طریقوں میں نعمتوں کا تذکرہ کرنا بھی شامل ہے" انتہی  
"(تفسیر طبری)" (489/24)

ابن قیم رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"اللہ کی نعمتوں کے تذکرے [یعنی : تحدیث نعمت] اور ان پر فخر میں فرق یہ ہے کہ نعمتوں کا تذکرہ کرنے والا اصل میں نعمتیں عطا کرنے والے کی بڑائی بیان کرتا ہے، جس کے ذریعے وہ ان نعمتوں کو صرف اسی کی کرم نوازی، اور احسان قرار دیتا ہے، وہ اللہ کا شکرانہ ادا کرتے ہوئے، ان نعمتوں پر اسی کی شاخوائی کرتا ہے، لوگوں کو اللہ کے انعمات بتلاتا ہے، جس کا مقصد صرف اللہ کی بڑائی، حمد، اور شنبایان کرنے کے ساتھ ساتھ اپنی جان کو اس بات کا عادی بنانا مقصود ہوتا ہے کہ صرف اسی سے مانگا جائے، اسی سے محبت اور امید لگائی جائے، چنانچہ ایسا شخص اللہ کی نعمتیں بیان کر کے تحدیث نعمت کرتا ہے۔

جبکہ نعمتوں پر فخر کرنے وال شخص اللہ کی عطا کردہ نعمتوں کے باعث لوگوں پر زبان درازی کرتا ہے، اور انہیں یہ باور کرواتا ہے کہ وہ ان سے اعلیٰ، افضل، اور بڑا ہے، ہر وقت لوگوں کے سر پر ٹھہر کر رہے، انہیں اپنا غلام سمجھے، اور ان نعمتوں کی وجہ سے لوگوں کو اپنی تنظیم و خدمت گزاری پر مجبور کرے یہ سب فخر و غرور کی علامات ہیں۔

نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ : "شیطان کے انسان کو پھنسانے کیلئے بہت سے مصالی [کونڈے]، اور جال ہیں، انہی کونڈوں اور جالوں میں یہ بھی شامل ہے کہ : اللہ کی نعمتوں پر اکڑا جائے، اللہ کے بندوں کو تکبر کا نشانہ بنایا جائے، اور اس کی عمایات پر شیخیاں بخیری جائیں"

"الروح" (312)

ابن اشیر رحمہ اللہ کستے ہیں :

"مصلالی" سے شکاری رسیاں اور کونڈے مراد ہیں، یہ "مصلالہ" کی جمیع ہے، مطلب یہ ہے کہ : دنیاوی اور شوانی ایسے اچھے ہتھیار کے شیطان کے پاس ہیں جن سے لوگوں کو وہ باآسانی گمراہ کر دیتا ہے۔

"النہایۃ فی غریب الحدیث" (3/95)

دوم :

اللہ تعالیٰ کی اپنے کسی بندے پر خصوصی رحمت کے بدلتے میں شاخوانی اگرچہ ایک اچھا عمل ہے، لیکن اگر اس کے نتائج حسد، کینہ کی شکل میں اچھے نہ ہونے کا خدشہ ہو تو ان خصوصی نعمتوں کا تذکرہ لوگوں کے سامنے مت کرے، بلکہ جیسے عام انداز میں لوگ اللہ کا شکر ادا کرتے ہیں وہ بھی اللہ تعالیٰ کی حمد و شناعماں الفاظ میں بیان کرے، اور اپنے اوپر ہونے والی خصوصی نعمت کا ذکر مت کرے۔

شیخ عبد الرحمن سعدی رحمہ اللہ کستے ہیں :

"مذکورہ بالآیت میں مذکور لفظ" [فَقِیر] ویسی اور دنیاوی تمام نعمتیں اس میں شامل ہیں، یعنی : ان نعمتوں کی وجہ سے اللہ کا شکر بجالا و، اور اگر کوئی مصلحت نظر آتے تو اس نعمت کا نام بھی لو، اور اگر کوئی مصلحت نہ ہو تو مطلق طور پر اللہ کی شاخوانی کرو، نعمت کا ذکر کر ملت کرو، اس کی وجہ یہ ہے کہ اللہ کی نعمت کا ذکر کرنا شکر الہی کا موجب ہے، اور اس سے اللہ کی محبت دل میں مزید تقویت حاصل کرتی ہے، کیونکہ دلوں میں کرم فرماوں کی محبت فطری طور پر دیافت کی گئی ہے "انتی "تفسیر سعدی" (ص 928)

مناوی رحمہ اللہ اس حدیث کہ "اللہ کی نعمت کا تذکرہ کرنا بھی شکر ہے، اور تذکرہ نہ کرنا شکری ہے" کی شرح میں کہتے ہیں :

"اس حدیث پر اس وقت عمل ہو گا جب تحدیث نعمت پر حدیا اسی طرح کا کوئی اور اندیشه نہ ہو، بصورت دیگر نعمت کو چھپانا بہتر ہے" "انتی "فیض القدر" (3/369)

چنانچہ نعمت کو چھپانے کا معاملہ اس وقت آتے گا جب حد وغیرہ پیدا ہونے کے قرائیں بالکل واضح ہوں، اسکی وجہ یہ ہے کہ بناوی طور پر ہر مسلمان کے بارے میں حسن ظن رکھنا چاہیے، اور معاملات کے نتائج اللہ کے سپرد کرتے ہوئے حاجت روائی اور مشکل کشائی کیلئے اسی پر توکل کرنا چاہیے۔

آپ کیلئے نصیحت یہ ہے کہ آپ ذکر الہی، شرعی اذکار، صبح و شام کے اذکار، اور شرعی دم کے ذریعے اپنے آپ کو محفوظ بنائیں، اور خصوصی طور پر سورہ فلق، اور سورہ اناس پڑھنے کا اہتمام کریں۔

اس بارے میں معاذ بن عبد اللہ بن خبیب اپنے والد سے بیان کرتے ہیں کہ میں کہ کے راستے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا، تو مجھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کیسا تھا علیہ کی میں ملنے کا موقع ملا، میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب ہوا تو آپ نے فرمایا : (پڑھو)، میں نے عرض کیا : "کیا پڑھوں؟" تو آپ نے پھر فرمایا : (پڑھو)، میں نے عرض کیا : "کیا پڑھوں؟" تو آپ نے فرمایا : (پڑھو) : (فَلَمَّا كَانَ أَنْوَدُ بَرْبَرَ الْقَنْقَنِ--). آپ نے مکمل سورت پڑھی، پھر فرمایا : (فَلَمَّا كَانَ أَنْوَدُ بَرْبَرَ الْأَنَّاسِ) پڑھوا اور آپ نے یہ سورت بھی مکمل پڑھی، پھر فرمایا : (کسی نے بھی اللہ کی پناہ حاصل کرنے کیلئے اس سے اچھے الفاظ نہیں کئے) نسائی (5429) اسے البانی رحمہ اللہ نے صحیح قرار دیا ہے۔

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں :  
"حاسدین، اور نظر بد لگانے والوں سے بچنے کا طریقہ یہ ہے کہ

1- اللہ تعالیٰ پر مکمل اعتماد کئے، حمد اور نظر بد کی طرف توجہ بھی نہ دے، اور اگر اس قسم کی کوئی بات ذہن میں آئے بھی تو اس سے اپنے ذہن کو پھیر لے۔

2- کتاب و سنت میں موجود مفید اذکار اور ورد کرے؛ انسان کلیئے یہ حفاظت کا بہترین ذریعہ ہیں، مثلاً: آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے آیت الحرسی کے بارے میں ثابت ہے کہ : (جس شخص نے رات کے وقت یہ آیت پڑھی تو اللہ کی طرف سے ایک محافظ اس کلیئے مقرر ہو جاتا ہے، اور صحیح تک شیطان اس کے قریب نہیں آ سکتا) "انتہی فتاویٰ نور علی الدرب" (275-13/274)

سوم :

اگر آپ صحیح یا شام کے اذکار کسی دن کرنا بھول جائیں، تو جس وقت بھی آپ کو یاد آئیں آپ کر سکتے ہیں، چاہے وقت گزر بھی چکا ہو، اور صحیح یارات کا ابتدائی حصہ بیت چکا ہو تو بھی ان شاء اللہ کوئی حرج نہیں، امید ہے کہ آپ کو صحیح شام کے اذکار کی پابندی کی بناء پر اس کی برکت ہر وقت حاصل ہوگی۔

ساتھ میں ہم یہ بھی بتلاتے چلیں کہ شرعی دم صرف صحیح شام کے اذکار کا نام نہیں ہے، بلکہ شرعی دم کسی بھی وقت کیا جاسکتا ہے، اور یہ بھی کہ جو ذکر و اذکار آپ کے رہ جاتے ہیں، ان کی کمی پوری کرنے کلیئے آپ کثرت سے ذکر و اذکار، اور تلاوت قرآن کریں، کیونکہ ان کلیئے صحیح یا شام کا کوئی وقت منصوص نہیں ہے۔

ہم آپکو ابن قیم رحمہ اللہ کی کتاب : "الوابل الصیب من الکلم الطیب" اور اسی طرح شیخ عبد الرزاق العباد کی کتاب : "قصة الأدعية والأذكار" پڑھنے کی نصیحت بھی کرتے ہیں۔

مزید کلیئے آپ سوال نمبر : (105471) کا جواب ملاحظہ فرمائیں۔

واللہ اعلم۔